دستبرداری کی شق

''مقامی زبان میں ترجمہ شدہ فیصلہ مدعی کے محدود استعمال کے لئے ہے کہ وہ اسے اپنی زبان میں سمجھنے اور اسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔تمام عملی اور سرکاری مقاصد کے لیے فیصلے کا انگریزی ورژن مستند ہوگا۔

سیٹھ پریم چند سترام داس

بنام

ریاست بہار۔

سید فضل علی، مکھرجی اور

چندر شیکھرا ایئر جج صاحبان

-

بہار سیلز ٹیکس ایکٹ (VI بابت 1944) دفعہ 21 (3) -حکم نامہ بعدالت عالیہ ریاستی مقدمہ میں ریونیو بورڈ کی ضرورت سے انکار-وفاقی کورٹ میں اپیل-برقرار رکھنے کی صلاحیت-لیٹرز پیٹنٹ۔ پٹنہ عدالت عالیہ، فقرہ 31-" حتمی حکم نامہ "-مشاورتی عمل میں حکم نامہ عدالت عالیہ کا دائرہ اختیار۔

پٹنہ عدالت عالیہ کے ایک حکم نامہ سے وفاقی عدالت میں کوئی اپیل نہیں تھی جس میں ایک درخواست، دفعہ 21 (3) بابت بہار سیلز ٹیکس ایکٹ، 1944 کو مسترد کیا گیا تھا۔ بہار کے بورڈ آف ریونیو کو ہدایت دی گئی کہ وہ رائے کیلیۓ مقدمہ کو عدالت عالیہ کو بھیجے۔اس طرح کا حکم نامہ پٹنہ عدالت عالیہ کے لیٹرز پیٹنٹ فقرہ 31 کے معنیٰ میں حتمی حکم نامہ نہیں ہے۔یہاں تک کہ عدالت عالیہ کی دفعہ 21 (3) کے تحت کا حکم نامہ ایک رائے ہے جو فریقین کو پابند یا متاثر نہیں کرتا ہے حالانکہ بورڈ آف ریونیو کی طرف سے صادر کردہ حتمی حکم نامہ عدالت عالیہ کی رائے پر مبنی ہوسکتا ہے۔نا ہی ایسا حکم نامہ عدالت عالیہ کی طرف اس کے اپیلٹ یا اصل دائرہ اختیار کے استعمال سے صادر کیا ہے۔مذکورہ فقرہ کے معنی میں۔

شری مہنت ہر یہر گر بنام کمشنر انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ (اے۔آئی۔آر۔1941 پٹنہ۔225) اور ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی بنام چیف ریونیو اتھارٹی، بمبئی (50 آئی اے 212) نے درخواست دی۔

فیروز شاہ کا کا کھیل بنام انکم ٹیکس کمشنر، پنجاب (اے۔آئی۔آر۔1931 لاہور۔138) نامنظور کردہ۔

اپیلیٹ دائرہ اختیار:دیوانی اپیل نمبر 61 بابت 1950

1948 کے ایم جے سی نمبر 5 میں،9 ستمبر 1948 کو پٹنہ عدالت عالیہ کے حکم نامہ پر اپیل،(اگروال چیف جسٹس اور میر دیتھ جج)۔یہ اپیل اصل میں 1948 کے وفاقی عدالت اپیل نمبر 71 کے طور پر پٹنہ عدالت عالیہ کی طرف سے،عدالت عالیہ کے لیٹرز پیٹنٹ کے فقرہ 31 کے تحت دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر دائر کی گئی تھی۔کہ مقدمہ وفاقی عدالت میں اپیل کے لیے موزوں تھا۔

مدعی کی طرف سے ایچ پی سنہا (بشمول ایس سی سنہا)

مدعا علیہ کی طرف سے ایس کے مترا (بشمول ایس ایل چبر)

30 نومبر 1950۔عدالت کا فیصلہ فضل علی جج نے سنایا تھا۔

فضل علی جج ۔یہ اپیل زی اختیار عدالت عالیہ کے ایک حکم نامہ پر مورخہ 9 ستمبر 1948 کو آئی ہے جو ریونیو بورڈ کورائے کیلئے ایک مقدمہ، بہار سیلز ٹیکس ایکٹ،1944 (VI بابت 1944) کی دفعہ 21(3) کے تحت بحوالہ اس ایکٹ کے تحت کی گئی تشخیص کو بھیجنے سے انکار کرتی ہے۔

بہار سیلز ٹیکس ایکٹ کو 1944 میں منظور کیا گیا تھا،اور ایکٹ کے دفعہ 4 میں کہا گیا ہے کہ "ہر ڈیلر جس کا مجموعی کاروبار ایکٹ کے آغاز سے فوراً پہلے سال کے دوران 5,000 روپے سے تجاوز کر گیا تھا۔ اس طرح مطلع کردہ تاریخ کے بعد ہونے والی فروخت پر ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کے مستوجب ہوں گے۔"یہ متنازعہ نہیں ہے کہ ایکٹ کے تحت ڈیلر، سامان اور فروخت کی وضاحت کو مدنظر رکھتے ہوئے، اپیل کنندہ، جو سنٹرل پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ اور ایسٹ انڈین ریلوے کے لیے کافی وسیع پیمانے پر کنٹریکٹ کا کام کر رہا ہے،ایکٹ کے تحت دفعہ 4 اور 7 کے تحت ڈیلر کے زمرے میں آتا ہے۔جس میں کہا گیا ہے کہ " کوئی بھی

ڈیلر، ایکٹ کے دفعہ 4 کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا مستوجب ہونے پر، ایک ڈیلر کے طور پر کاروبار جاری نہیں رکھے گا بشرطیکہ وہ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہو اور اس کے پاس رجسٹریشن سرٹیفکیٹ ہو"۔اس توضیع کے حصول میں، اپیل کنندہ نے 19 دسمبر 1944 کو رجسٹریشن کے لیے درخواست دائر کی، اور 21 دسمبر 1944 کو اسے رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا۔8 اکتوبر 1945 کو سیلز ٹیکس افسر نے اپیل کنندہ کو ایک نوٹس جاری کیا جس میں اس سے کہا گیا کہ وہ 10 نومبر 1945 کو اپنے کھاتے پیش کرے اور اس کی وجہ بتائے کہ آخر اس پر ٹیکس کے علاوہ ڈیڑھ گنا سے زیادہ جرمانہ اس پر ایکٹ کی دفعہ 10 (5) کے تحت عائد نہیں کیا جانا چاہیے۔ دفعہ 10 (5)،جس کے تحت مبینہ طور پر نوٹس جاری کیا گیا ہے،اس طرح بیان کرتا ہے:-

"اگر کوئی معلومات جو اس تک پہنچی ہو، کمشنر مطمئن ہو جاتا ہے کہ کوئی ڈیلر کسی بھی مدت کے سلسلے میں اس ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا مستوجب رہا ہے اور اس کے باوجود رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے میں جان بوجھ کرنا کام رہا ہے،تو کمشنر ڈیلر کو سننے کا معقول موقع دینے کے بعد، اپنے فیصلہ کے مطابق، اس طرح ڈیلر کی طرف سے واجب الادا ٹیکس کی رقم، اگر کوئی ہو، اس طرح کی مدت اور اس کے بعد کے تمام ادوار اور کمشنر ہدایت دے سکتا ہے کہ ڈیلر جرمانے کے طور پر، اس طرح کی تشخیص شدہ رقم کے علاوہ، اس رقم کا ڈیڑھ گنا رقم ادا کرے۔

"اپیل کنندہ اس نوٹس کے جواب میں ریاست کے سیلز ٹیکس افسر کے سامنے پیش ہوا، لیکن اس نے 16 مارچ 1946 تک کئی بار برخاستگی کا سامنا کیا اور بالآخر پیش ہونے میں ناکام رہے۔اس کے بعد، سیلز ٹیکس افسر نے اپنے جائزہ کے مطابق بہترین فیصلہ لیا، اور 0-13-4,526 بطور ٹیکس ادا کرنے کا حکم دیا اور ایکٹ کی دفعہ (5)10 کے تحت مقرر کردہ رقم کا ڈیڑھ گنا جرمانہ عائد کیا۔ اپیل کنندہ نے تشخیص اور اس پر عائد جرمانے کے خلاف کمشنر سے اپیل کی، لیکن اس کی اپیل 6 جون 1946 کو مسترد کر دی گئی۔ اس کے بعد انہوں نے کمشنر کے حکم کے خلاف ریونیو بورڈ میں نظر ثانی کیلیئے درخواست دائر کی، لیکن اسے 28 مئی 1947 کو مسترد کر دیا گیا۔اس کے بعد انہوں نے بورڈ آف ریونیو کو 28 مئی کے اس کے حکم سے پیدا ہونے والے قانون کے کچھ سوالات عدالت عالیہ کو بھیجنے کے لیے کہا، لیکن بورڈ کے ایک رکن **جناب این بکسی** نے 4 دسمبر 1947 کے اپنے حکم سے درخواست کو درج ذیل مشاہدات کے ساتھ مسترد کر دیا:

"میرے پیشرو کے حکم نامہ پر نظر ثانی کا کوئی معاملہ سامنے نہیں آیا۔ کسی حوالے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 21 میں کہا گیا ہے کہ اگر ریونیو بورڈ مقدمہ عدالت عالیہ کو بھیجنے سے انکار کرتا ہے تو درخواست گزار اس طرح کے انکار کے خلاف عدالت عالیہ میں درخواست دے سکتا ہے، اور عدالت عالیہ، اگر اس طرح کے انکار کے جائز ہونے سے مطمئن نہیں ہے تو ریونیو بورڈ سے مطالبہ کر سکتا ہے کہ وہ مقدمہ" کو رائے کیلئے عدالت عالیہ کو بھیجے۔سیکشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ "عدالت عالیہ ایسے کسی بھی مقدمے کی سماعت کے بعد اس کے ذریعے اٹھائے گئے قانون کے سوال کا فیصلہ کرے گی، اور اس پر اپنا فیصلہ دے گی ایسی بنیادوں پر جن پر فیصلہ مبنی ہے، اور ریونیو بورڈ کو عدالت کی مہر کے ساتھ اس طرح کے فیصلہ کی ایک کاپی بھیجے گی۔اور بورڈ اسی کے مطابق کیس کو نمٹائے گا۔"اس سیکشن کے مطابق، اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں درخواست دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ ریونیو بورڈ کو مقدمہ کو رائے کیلئے عدا؛لت عالیہ کو بھیجے۔

اس درخواست پر غور کرتے ہوئے، عدالت عالیہ نے نشاندہی کی کہ بورڈ کے رکن کو ان کے پیشرو کے فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کے لیے نہیں کہا گیا تھا بلکہ صرف ایک مقدمہ کو رائے کیلئے بھیجنے کو کہا گیا تھا، اور مندرجہ ذیل ہدایات دیں-

" اس لیے کیس کو ریونیو بورڈ کے پاس واپس نظر ثانی کیلئے بھیجنا چاہئے یا صحیح حکم کیلئے جو درخواست کو نا منظور کریں"۔

"اس کے بعد بورڈ نے معاملے کی دوبارہ سماعت کی اور اپیل کنندہ کی درخواست کو مسترد کر دیا اور مقدمہ رائے کیلئے عدالت عالیہ میں بھیجنے سے انکار کر دیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے ریونیو بورڈ کو مقدمہ رائے کے لیے عدالت عالیہ میں درخواست دی، لیکن اس درخواست کو مختصر طور پر مسترد کر دیا گیا۔اس کے بعد انہوں نے وفاقی عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت کے لیے عدالت عالیہ میں درخواست دائر کی، جسے عدالت عالیہ نے **فیروز شاہ کاکا کھیل بنام انکم ٹیکس کمشنر، پنجاب اور این۔ڈبلیو۔ایف۔پی۔ لاهور** میں مقدمہ کو لاہور عدالت عالیہ کے فل بینچ کے فیصلے کے بعد منظور کر لیا۔عدالت عالیہ نے اجازت دینے والے حکم نامے میں نشاندہی کی کہ لاہور کیس میں پریوی کونسل میں کی گئی اپیل میں اپیل کی اہلیت پر اعتراض اٹھایا گیا تھا، لیکن پریوی کونسل نے میرٹ پر اپیل کو مسترد کرتے ہوئے درج ذیل مشاہدات کیے تھے:

"اعتراض سنگین ہے۔حقیقی طور پر اس طرح کی اپیل موجودہ انکم ٹیکس ایکٹ کے ذریعے مستند نہیں ہے۔اگر ایسا ہے، تو اسے لاہور عدالت عالیہ کے لیٹرز پیٹنٹ کی شق 29 کے تحت جائز قرار دیا جانا چاہیے، کیونکہ یہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے ذریعے اصل حد اختیار استعمال میں دیے گئے حتمی فیصلہ، فرمان یا حکم نامہ پر اپیل ہے۔اور اس موجودہ اپیل کو پوری عدالت نے جائز قرار دیا تھا۔بورڈ کے سامنے اس سوال پر مکمل بحث نہیں کی گئی تھی، اور اس کے مطابق جج صاحبان نے اس پر کسی بھی طرح کی رائے کا اظہار کرنے سے گریز کیا۔

اپیل گزار کو اجازت دینے میں عدالت عالیہ بنیادی طور پر اس حقیقت سے متاثر نظر آتی ہے کہ لاہور عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کو پریوی کونسل نے غلط نہیں ٹھہرایا تھا۔

اس عدالت میں اپیل کی سنوائی کے آغاز پر، مدعا علیہ کے وکیل نے ابتدائی اعتراض اٹھایا تھا کہ یہ اپیل موزوں نہیں تھی، اور دونوں فریقوں کو سننے پر ہماری رائے ہے کہ اعتراض اچھی طرح سے قائم شدہ ہے۔

شری مھنتھ ھری ھر گر بنام کمشنر ان ٹیکس، بہار اور اڑیسه

میں پٹنہ عدالت عالیہ کی ایک خصوصی بنچ نے فیصلہ دیا کہ پٹنہ عدالت عالیہ کے لیٹرز پیٹنٹ کی شق 31 کے تحت فاضل کونسل کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(3) کے تحت درخواست کو مسترد کرنے والے عدالت عالیہ کے حکم نامہ سے کوئی اپیل نہیں ہے، (ہمارے سامنے ایکٹ کی دفعہ 21 سے ملتی جلتی توضیع) تا کہ کمشنر آف انکم ٹیکس کو ایک مقدمہ کو رائے کیلئے بھیجنے کی ہدایت کی جا سکے۔اس معاملے میں، اس موضوع پر پورے قانون کو واضح اور غیر متزلزل طریقے سے نمٹا گیا ہے، اور اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے حوالہ کردہ کیس میں لاہور عدالت عالیہ کے فل بینچ کے ذریعے لیے گئے نقطہ نظر کی کئی دیگر عدالت عالیاھوں نے حمایت نہیں کی تھی اور جب معاملہ پریوی کونسل کے سامنے آیا تو اس نے اس کی درستگی کے بارے میں کوئی رائے ظاہر کرنے سے گریز کیا۔ہماری رائے میں پٹنہ کیس میں ظاہر کیا گیا نظریہ درست ہے۔

پٹنہ عدالت عالیہ کے لیٹرز پیٹنٹ کی شق 31، جس کی بنیاد پر اپیل کنندہ، مدعا علیہ کی طرف سے اٹھائے گئے ابتدائی اعتراض کی مزاحمت کرتا ہے، اس طرح بیان کرتی ہے:

"اور ہم مزید حکم دیتے ہیں کہ کوئی بھی فرد یا افراد ہے یا ہمارے وارث اور جانشینوں، ہماری یا ان کی پریوی کونسل میں، کسی بھی معاملے میں جو مجرمانہ دائرہ اختیار کا نہیں ہے، پٹنہ میں بااختیار عدالت عالیہ کے کسی بھی حتمی فیصلہ،فرمان یا حکم نامہ سے، اپیل،اور کسی بھی حتمی فیصلہ سے، مذکورہ عدالت عالیہ یا کسی ڈویژن عدالت کے ججوں کے اصل دائرہ اختیار کے استعمال میں کیے گئے حکم نامہ پر فرمان، جس سے 10 ویں شق میں موجود دفعات کے تحت مذکورہ عدالت عالیہ میں اپیل نہیں ہے، بشرطیکہ دونوں صورتوں میں، رقم یا قیمت دس ہزار روپے سے کم کی رقم یا قیمت کا نہیں ہے، یا اس طرح کے فیصلہ،فرمان یا حکم بالواسطہ یا بلاواسطہ کچھ دعویٰ،مطالبہ یا سوال کرتی ہے یا جائیداد جو دس ہزار روپے سے کم نہیں ہے:- یا کسی دوسرے حتمی فیصلے،فرمان یا حکم نامه جو اپیل یا بصورت دیگر بنایا گیا ھو جیسا که پہلے کیا گیا ھے ،جب اس نے کہا که عدالت عالیه نے علان کیا که یه مقدمه ھمارے سامنے پیش کرنے کیلئے موزوں ھے--------

اس شق کی دفعات کو راغب کرنے کے لیے، یہ ظاہر کرنا ضروری ہے، پہلا، کہ اپیل کے تحت حکم ایک حتمی حکم ہے؛ اور دوسرا، کہ یہ عدالت عالیہ کے بنیادی یا دائرہ اختیار کے استعمال سے صادر کیا گیا تھا۔ دوسری ضرورت واضح طور پر شق کے اختتامی حصے سے ملتی ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اس معاملے میں جس حکم کے خلاف اپیل کی گئی ہے، اسے حتمی حکم نہیں سمجھا جا سکتا، کیونکہ یہ خود ہی سے فریقین کے حقوق کو پابند یا متاثر نہیں کرتا ہے۔ بہار سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت عدالت عالیہ کو صرف اتنا کرنا ہے کہ وہ اٹھائے گئے قانون کے سوال کا فیصلہ کرے اور اپنے فیصلہ کی ایک کاپی بورڈ آف ریونیو کو بھیجے۔ اس کے بعد بورڈ آف ریونیو کو عدالت عالیہ کے فیصلہ کی روشنی میں کیس کو نمٹانا ہے۔ یہ سچ ہے کہ بورڈ کا حکم نامہ اس بات پر مبنی ہے جسے عدالت عالیہ نے درست قانونی حیثیت قرار دیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ عدالت عالیہ کا حکم خود ہی فریقین کے حقوق کو متاثر نہیں کرتا ہے، اور اس معاملے میں حتمی حکم وہ حکم ہے جو بالآخر بورڈ آف ریونیو کے ذریعے صادر کیا گیا ہے۔ اس سوال کو مکمل طور پر **ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی** بنام **چیف ریونیو اتھارٹی، بمبئی** میں نمٹا گیا ہے، جہاں لارڈ اٹکنسن نے نشاندہی کی کہ عدالت عالیہ کا حکم محض مشاورتی تھا اور ان ری نائٹ اینڈ دی ٹیبرنیکل پرمیننٹ بلڈنگ سوسائٹی میں لارڈ ایشر کے درج ذیل مشاہدات کا حوالہ دیا:

" کینٹ کی ایک طرفہ کاؤنٹی کونسل کے معاملے میں، جہاں ایک قانون میں کہا گیا تھا کہ عدالت کے فیصلہ کے لیے کوئی مقدمہ رائے کیلئے شروع کر کے یہ قرار دیا گیا تھا کہ اگرچہ زبان پہلی نظر میں اس بات کی نشاندہی کر سکتی ہے کہ کسی فیصلہ یا حکم کے مساوی بنام ہونا چاہیے، پھر بھی جب سیاق وسباق پر غور کیا گیا تو یہ ظاہر ہوا کہ جس عدالت کو اپیل کی تھی اس کا فیصلہ صرف مشاورتی تھا، اور یہ کہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا جو فیصلہ یا حکم کے مترادف ہو۔

یہ بھی نہیں مانا جا سکتا کہ یہ حکم نامہ عدالت عالیہ نے اس معاملے میں بنیادی یا اس کے دائرہ اختیار کے استعمال سے صادر کیا تھا۔ یہ دعویٰ نہیں کیا گیا ہے کہ یہ معاملہ عدالت عالیہ کے اپیلٹ دائرہ اختیار کے استعمال سے پیدا ہوا، کیونکہ اس کے سامنے کوئی اپیل نہیں تھی۔ نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ معاملہ، عدالت عالیہ کے بنیادی دائرہ اختیار کے استعمال سے پیدا ہوا تھا، جیسا کہ لاہور عدالت عالیہ کے ججوں نے اس معاملے میں فیصلہ دیا تھا جس کا حوالہ دیا گیا تھا، کیونکہ کارروائی عدالت عالیہ میں شروع نہیں ہوئی تھی جیسے کہ تمام اصل مقدمات اور کارروائی شروع ہونی چاہیے۔ لیکن عدالت عالیہ کو بہار سیلز ٹیکس ایکٹ کی ایک واضح شق کی بنیاد پر اس معاملے سے نمٹنے کا دائرہ اختیار حاصل ہوا تھا۔ اس لیے معاملے کا نچوڑ یہ ہے کہ عدالت عالیہ کا دائرہ اختیار صرف مشاورتی تھا اور نہ تو اصل تھا اور نہ ہی اپیل۔

اس طرح سے، اپیل کو خارج کیا جانا چاہیے، فریقین کو سننے کے بعد، ہمیں یہ معلوم ہوا کہ کمشنر اور بورڈ آف ریونیو سمیت سیلز ٹیکس حکام نے اپیل کنندہ پر ایکٹ کی دفعہ 10(5) کے تحت جرمانہ عائد کر کے میں غلطی کی تھی۔ جس کا اس کے کیس پر کوئی اطلاق نہیں تھا، اس لیے وہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے مطابق درج کیا گیا تھا۔

اس طرح سے، اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، ہم جرمانہ کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیتے۔

اپیل خارج کی جاتی ہے۔

اپیل کنندہ کے لئے ایجنٹ : آرسی پرساد۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: پی۔ کے۔ چٹرجی۔